السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ولیمہ میں کھانا پکانے کی کیا حد ہے اور اس میں اسراف کرنے کا کیا حکم ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

ولیمہ سنت ہے اور شرعاً اس کی ترغیب دلائی گئی ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فعل بھی ہے اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب شادی کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے فرمایا

"أولم ولو بشاة""ولیمہ کرو خواہ ایک بکری کے ساتھ ہی۔ (بخاری 5167۔کتاب النکاح باب الولیمہ ولو بشاۃ مسلم 1427"۔کتاب النکاح باب الصداق وجواز کونہ تعلیم قرآن وخاتم حدید ابوداؤد 2109۔کتاب النکاح باب قلۃ المہر ترمذی 1094۔کتاب النکاح باب ماجاء الولیمہ ابن ماجہ فی ولیمہ ابن ماجاء 1907 کتاب النکاح باب الولیمہ نسائی 119/6۔موطا 545/2)

حسب حال اور حسب ضرورت اس کی مقدار میں کمی بیشی ہوگی۔اس کی کم از کم مقدار کی بھی کوئی حد نہیں کیونکہ یہ ثابت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"مارأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم أولم علی أحد نسائہ ماأولم علی زینب بنت جحش رضی اللہ تعالی عنہا أولم بشاۃ"

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بیوی پر اس قدر ولیمہ نہیں کیا جو زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر کیا۔(اس میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری کے ساتھ ولیمہ کیا۔"(بخاری 5168کتاب النکاح باب الولیمہ ولو بشاۃ مسلم 1428کتاب النکاح باب زواج زینب بنت جحش و نزول الحجاب واثبات ولیمہ العرس ابو داؤد 3743۔کتاب الاطعمہ باب فی استحباب الولیمہ عندالنکاح ترمذی 3218۔تفسیر القرآن باب و من سوۃ الاحزاب ابن ماجہ 1908۔کتاب النکاح باب الولیمہ نسائی 3251)

اور حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ثابت ہے کہ انھوں نے فرمایا:

"أَوْلَمَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ بِمُدَّيْنِ مِنْ شَعِيرٍ"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک بیوی کا ولیمہ دو مد (تقریباً سوا سیر) جو کے ساتھ کیا۔"(بخاری 5172کتاب النکاح باب من اولمہ باقل من شاۃ)

اور اس بیوی سے مراد حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں جیسا کہ مسند احمد کی ایک صحیح حدیث سے یہ ثابت ہے۔

اور اسی طرح اس کی زیادہ سے زیادہ کی بھی کوئی حد نہیں البتہ مسلمان پر غنا و فقر اور مدعوین کی کثرت وقلت کے لحاظ سے اعتدال واجب ہے اور اسے کھانے میں اسراف (یعنی کھانے کا ضیاع وغیرہ) نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اسراف حرام ہے بلکہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

يَٰبَنِىٓ ءَادَمَ خُذُواْ زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُواْ وَٱشْرَبُواْ وَلَا تُسْرِفُوٓاْ ۚ إِنَّهُۥ لَا يُحِبُّ ٱلْمُسْرِفِينَ ٣١ ... سورة الاعراف

"اے اولاد آدم علیہ السلام !تم مسجد کی ہر حاضری کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو اور خوب کھاؤ اور پیو اور اسراف (یعنی حد سے تجاوز) مت کرو یقیناً اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"(الاعراف:31)

(سعودی فتویٰ کمیٹی)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح وطلاق

ص281

محدث فتویٰ